

رام لعل کی افسانہ نگاری

RAM LAL KI AFSANA NIGARI

محمد حنیف

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس ملتان، پاکستان

Email: hanifawisi786@gmail.com

Phone: 0305-6852963

ڈاکٹر اسلم عزیز درانی

پروفیسر، شعبہ اردو۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس ملتان، پاکستان

Phone: 0333-6580032

Muhammad Hanif

PhD Scholar, Department of Urdu, NCBA&E Sub-Campus Multan

Email: hanifawisi786@gmail.com

Dr. Aslam Aziz Durani

Professor, Department of Urdu, NCBA&E Sub-Campus Multan

Abstract:

Ram Lal is a prominent Urdu short story writer who has deeply explored human psychology, social issues, and cultural conflicts through his writings. His stories reveal the harsh realities of life and present the problems of the middle class with great sincerity and honesty.

From a technical perspective, Ram Lal's short stories are characterized by simplicity and fluency, yet they also contain glimpses of deep thought and philosophy. His narrative style, though descriptive, possesses strong emotional appeal.

Ram Lal has introduced diversity in his themes, artistically portraying social contradictions, moral values, and the complexities of human relationships with masterful skill.

Keywords:

Human psychology, Cultural conflict, Harsh realities, Deep thought, Emotional appeal, Social conflicts, Moral values, Human relationships, Complexities

رام لعل کی افسانہ نگاری انسانی زندگی کے کئی پہلوؤں کو ایک غیر معمولی فکری بصیرت سے اجاگر کرتی ہے۔ وہ محض کہانیاں بیان کرنے والے نہیں بلکہ کرداروں کے اندر اور ان کے ارد گرد بکھری سچائیوں کو دکھانے والے تخلیق کار ہیں۔ ان کے افسانوں میں نفسیات، فلسفہ، سماجی مشاہدہ اور علاقائی اظہار اس خوبی سے سمویا ہے کہ انسان محض لفظوں سے نہیں بلکہ پورے منظر سے مخاطب ہوتا ہے۔ ان کے یہاں نہ کوئی افسانوی تفصیل ہوتی ہے نہ غیر ضروری کردار۔ ہر عنصر ایک مقصد کے ساتھ افسانے میں موجود ہوتا ہے جو کہانی کو محض واقعہ نہیں رہنے دیتا بلکہ ایک داخلی تجربہ بنا دیتا ہے۔

"رام لعل کے افسانوں میں منطقی طبقے کی زندگی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے مگر وہ اس زندگی کو صرف دکھاوے یا جذبات کے انداز میں پیش نہیں کرتے۔ ان کے کردار نہایت حقیقی ہوتے ہیں جو اپنی محرومیوں کے ساتھ جیتے ہیں۔ گھر ٹکست تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا ماحول تنگ دلی، سماجی جبر اور طبقاتی ناہمواری سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ ان حالات میں بھی کسی نہ کسی صورت اس کی عمدہ مثال ہے۔" افسانہ "دو گز زمین انسانیت کی رمق دکھاتے ہیں۔ ان کی عمدہ مثال ہے جہاں زندگی کی بنیادی ضرورت ایک خواب بن جاتی ہے مگر کرداروں کی خودداری اور قار قائم رہتا ہے۔ رام لعل دکھ کی تصویر بناتے ہیں مگر اس کے ساتھ مزاحمت اور قار کا عکس بھی دیتے ہیں۔" (I)

اسلوبیاتی لحاظ سے رام لعل نے اردو افسانے کو ایک نیا تخلیقی تسامد پیدا کیا۔ ان کی زبان بظاہر سادہ ہوتی ہے مگر ہر لفظ اپنی جگہ گہرا مفہوم و تاثر رکھتا ہے۔ وہ جملوں کو مختصر رکھتے ہیں مگر معنی کو محدود نہیں کرتے۔ ان کے ہاں علامت، اشارہ اور رم اسلوبیوم کی ایک اپنی دنیا آباد ہوتی ہے جو سطروں پر سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ روایتی انداز اختیار نہیں کرتے مگر اسے عمود نہیں دیتے۔ وہ جدیدیت کے اثرات کو ان کی تحریروں میں موجود ہیں۔ وہ اسے امتداد کی بجائے ایک شعوری انتخاب بناتے ہیں۔ ان کے افسانے صرف ادبی ممنوع نہیں بلکہ فکری مکالمے ہیں۔

رام لعل کی افسانہ نگاری کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ معاشرتی تضادات کو محض دکھاوا نہیں بناتے بلکہ ان تضادات کی تہہ میں اتر کر ان کے اسباب، نتائج اور انسانی رد عمل کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہیں۔ وہ طبقاتی، معاشی استحصال، روایتی جبر اور سماجی تضادات کو نہایت سادہ سلیس اور انگریز زبان میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں غربت ایک تباہیاتی منظر کے طور پر نہیں بلکہ ایک زندہ حقیقت کے روپ میں سامنے آتی ہے جو کرداروں کی نفسیات اور ان کے افعال پر گہرا اثر اندازاتی ہے۔ رام لعل ان مظلوم کرداروں کے توسط سے سماج کا وہ چہرہ دکھاتے ہیں جو عام طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔

"اخلاقی اقدار کو رام لعل کے افسانوں میں ایک خاص طرح کا تناصراً حاصل ہے۔ ان کے ہاں نیکی، دیانت، ایماندار اور ہمدردی جیسے بنیادی کسی خارجی نظام کے تحت نہیں آتے بلکہ زندگی کی ٹھوس تجربات سے جنم لیتے ہیں۔ ان کے کردار ان اخلاقی اصولوں کو اپنی فطری جبلت کے افسانے کو ایک غیر تصنیفی مگر با معنی انداز عطا کرتے ہیں۔ کے تحت اپناتے ہیں۔ محض ایک وقتی جذبہ نہیں بلکہ معاشرتی ناہمواری کی گونج ہے جہاں ہر شخص اپنی حدودات کے باوجود کسی مدد کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ یہ اخلاقی حساسیت افسانے کو محض ایک واقعہ نہیں بلکہ انسانی اقدار کی نمائندگی کی بنیاد دیتی ہے۔" (2)

رام لعل نے انسانی رشتوں کو ایک ایسی بصیرت کے ساتھ بیان کیا ہے جو اردو افسانہ نگاری میں کم ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ وہ ان رشتوں کی جذباتی پتوں کو کھولتے ہوئے ان میں موجود کشش، قربانی، ہم آہنگی اور مجبوریوں کو شدت سے بیان کرتے ہیں۔ شوہر اور بیوی کے تعلقات ہوں یا ماں اور بیٹے کے رشتے، رام لعل ان کے اندر کی ٹوٹ پھوٹ، سماجی دباؤ اور ذاتی خواہشات کی کشش کو اس انداز سے دکھاتے ہیں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی سطح پر ان میں اپنا عکس دکھائی دیتا ہے۔ یہی ان کی فنی افرادیت ہے کہ وہ عام رشتوں کو خاص بنا کر پیش کرتے ہیں اور ان میں چھپی ہوئی سچائی کو ایک زندہ حقیقت کے طور پر دھیان دیتے ہیں۔

رام لعل کی افسانہ نگاری محض بنایا ہوا واقعہ نہیں بلکہ تکمیل شدہ تصور ہے جو اپنے کرداروں، مکالموں اور فضا سازی کے ذریعے انسانی نفسیات کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کے افسانے پڑھتے وقت صرف ایک کہانی کا مشاہدہ نہیں ہوتا بلکہ انسان کرداروں کی باطنی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ ان کی کہانیاں انسان کے جذباتی، ذہنی اور اخلاقی کشش کو اس شدت سے پیش کرتی ہیں کہ وہ روزمرہ کی زندگی سے بڑی دوری و دھیان دیتی ہیں۔ "دو گز زمین" جیسے افسانے اس بات کا ثبوت ہیں کہ رام لعل نے انسانی فطرت، بے بسی اور امید کو بہت باریک بینی سے دیکھا اور دکھایا ہے۔ ان کے ہاں کرداروں کی جگہ اور مضمون دراصل زندگی کی سچائیوں کا عکس ہے جو سماج میں پوشیدہ حقیقتوں کو بیان کرتی ہے۔

"رام لعل کے افسانوں میں تہذیبی شعور تبدیلی کی جھلک، تاریکی، پس منظر اور معاشرتی تجربات کی آمیزش پائی جاتی ہے۔ وہ اپنے مشاہدات کو افسانوی قالب میں اس مہارت سے ڈھالتے ہیں کہ کہانی میں حقیقت اور تخیل کی حد مٹ جاتی ہے۔ ان کے ہاں عورت، مزدور، زمیندار، مہاجر اور چھوٹے ملازم جیسے کردار صرف زندگی کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ ایک بڑی سماجی سچائی کا اظہار بن جاتے ہیں۔ ان کرداروں کے ذریعے رام لعل نہ صرف مظلوم طبقے کی آواز بنے ہیں بلکہ وہ ایک سماجی شعور کو ابھارتے ہیں۔ ان کے افسانے ہمیں اپنی باغبانی سے باہر ہونے والی زندگی کی اصل تصویر کو اس کے رنگ و روپ میں دکھاتے ہیں۔" (3)

رام لعل کا فنی کمال ان کی زبان، اسلوب اور علاقائی اظہار میں جھلکتا ہے۔ ان کی زبان عام ہونے کے باوجود گہرے مفاہیم کی حامل ہوتی ہے۔ وہ جملوں کی ساخت میں سادگی کو ترجیح دیتے ہیں مگر ان میں ایک ایسی تہہ پوشیدہ ہوتی ہے جو دھیان سے سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ان کے افسانوں میں اختیار اور مضمون کو منتخب کرتے ہیں، وہ خیر اور باطل کے نہیں ہوتے بلکہ بنیادی کشش کو ہدف بناتے ہیں۔ رام لعل ان کی یہ فنی جگہ انہیں اردو افسانے کی چند روکاوٹوں کو تربیت کرنے کی مدد دیتی ہے۔ ان کی تعریروں میں فرد اور سماج کی باہمی تفریحات کے انداز میں تقریر دیتے ہیں۔ وہ ترجمان کو ہدف نہیں بناتے بلکہ اسے ایک خاموش مگر مؤثر رہنما سمجھتے ہیں۔ ان کے افسانے موضوعاتی گہرائی کے ساتھ سائیکوفزیکل کا بھی منظر ہیں۔ ان انواع کی تنوع میں اتر کر ایسے سولات اٹھاتے ہیں جن کا تعلق صرف انسان سے نہیں بلکہ معاشرتی نظام سے ہے۔

ہوتا ہے۔ ان کے افسانے ایک وسیع فکری تناظر کو چھوتے ہیں جو محض واقعات میں نہیں بلکہ معنوی گہرائی میں آگے لے جاتے ہیں۔

"ناگوں والی بیوی" جیسے افسانے میں رام لعل نے مرد اور عورت کے رشتے کو ایک نئے زاویے سے دیکھا ہے۔ یہاں عورت محض کسی کی بیوی نہیں بلکہ ایک سوچنے، محسوس کرنے اور سوال کرنے والی ہستی ہے۔ اس کہانی میں معذوری محض جسمانی نہیں بلکہ مرد کی ذہنی کمزوری بھی سامنے آتی ہے۔ رام لعل بڑی فنکاری سے مرد کی خود ساختہ برتری کو بے نقاب کرتے ہیں۔ اسی طرح "بے آواز گھنٹیاں" میں وہ سماجی رویوں کی اس خاموشی کو بیان کرتے ہیں جو دلوں کو مجرد کرتی ہے مگر زبانوں تک نہیں آتی۔ ان کی تحریریں اس جذباتی خاموشی کو آواز دیتی ہیں جو اکثر معاشرتی ڈھانچوں کے نیچے دب جاتی ہے۔ وہ عام انسان کی چھپی تکلیف کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ وہ ایک اجتماعی احساس بن کر ابھرتی ہے۔" (4)

افسانہ "دو گھونٹ" میں رام لعل نے پیاس کو ایک علامت کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اس پیاس میں صرف پانی کی نہیں بلکہ انسان کی عزت نفس، خودی اور شناخت کی طلب شامل ہے۔ وہ دکھاتے ہیں کہ غربت اور معاشرتی ناہمواری میں جینے والے افراد کو صرف روٹی نہیں بلکہ عزت اور احترام کی بھی بھوک ہوتی ہے۔ اس کہانی میں معاشی ناہمواری ایک عام سی صورت میں ظاہر ہوتی ہے مگر اس کا اثر دیر پا ہوتا ہے۔ رام لعل نے اس افسانے کے ذریعے سماجی امیر و غریب کے فرق اور انسانی وقار کے چھن جانے کے کرب کو بڑی فنکاری اور مہارت سے پیش کیا ہے۔ یہ کہانیاں محض مطالعے کے لیے نہیں بلکہ سوچنے، محسوس کرنے اور بدلنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔

رام لعل کے اسلوب میں جو سادگی اور روانی ہے وہ حسن تکنیک کی خوبی نہیں بلکہ فکری گہرائی کا مظہر ہے۔ وہ الفاظ کے محتاط انتخاب کے ذریعے کہانی کو زندگی سے جوڑ دیتے ہیں۔ ان کی تحریر میں کوئی تصنع نہیں بلکہ ایک فطری بہاؤ ہے۔ اس کے باوجود جملہ معنی خیز اور جان دار محسوس ہوتا ہے۔ ان کے بیانیے میں جذبات کی ایسی تمیں موجود ہیں جو پڑھنے والے کو دیر تک اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں۔ رام لعل کا طرز اظہار اتنا سادہ ہوتا ہے کہ بظاہر عام محسوس ہونے والا جملہ بھی ایک مکمل منظر یا کیفیت کو نمایاں کر دیتا ہے۔

ہونے والا جملہ بھی ایک مکمل منظر یا کیفیت کو نمایاں کر دیتا ہے۔ یہی سادگی رام لعل کے افسانوں کو وسیع طے تک پہنچنے اور اثر انداز ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

"مکالمہ نگاری" کے حوالے سے رام لعل کی مہارت اپنی مثال آپ ہے۔ ہم عصر افسانہ نگاروں سے ممتاز کرتی ہے۔ ان کے ہاں محض حسن کی بات نہیں ہوتی بلکہ کرداروں کی شخصیت، سماجی منظر اور ذہنی کیفیت کی مکمل ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ کردار کی زبان میں اس کے اندرونی اضطراب، بے بسی، احتجاج یا خاموش بغاوت کو یوں سمودیتے ہیں کہ ان کے مکالمے روزمرہ زبان کی سادگی کے ساتھ تہذیبی لطافت اور فکری گہرائی لیے ہوتے ہیں۔ یہی حقیقت پسند مکالمے ان کے افسانوں کو محض بیانیہ تحریر نہیں رہنے دیتے بلکہ سماجی اور نفسیاتی مطالعے کی بنیاد بنا دیتے ہیں۔" (5)

رام لعل کی کردار نگاری ان کی فنی مہارت کا سب سے مضبوط ستون ہے۔ ان کے کردار نہ صرف جیتے جاگتے انسان محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ معاشرتی نظام، طبقاتی فرق، انسانی جذبات اور نفسیاتی پیچیدگیوں کی مکمل نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ کرداروں کے باطن میں جھانکنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے کرداروں کی مخصوص حرکات، گفتار اور سوچ کے زاویے ان کی مکمل شخصیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان میں ایک غریب مزدور، ایک مظلوم عورت یا ایک شکست خوردہ عاشق سب ایک مکمل انسان موجود ہوتا ہے جو اپنے حالات کے خلاف جدوجہد کرتا ہے، چننا ہے یا خاموش احتجاج کرتا ہے۔

رام لعل اپنے کرداروں کو کہانی کے حصے کے طور پر نہیں بلکہ ایک مکمل انسانی تجربے کے نمائندے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

رام لعل کے افسانے جذباتی گہرائی اور فکری وسعت کا حسین امتزاج ہیں۔ وہ زندگی کے معمولی اور نظر انداز شدہ پہلوؤں کو اس انداز میں کہانی کا حصہ بناتے ہیں کہ ایک عام واقعہ بھی گہرے اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ ان کی تحریروں میں جذبات کی شدت کے ساتھ ایک فکری تہہ بھی موجود ہوتی ہے۔ رام لعل کے افسانے پڑھتے ہوئے قاری محض جذباتی طور پر متاثر نہیں ہوتا بلکہ فکری طور پر بھی متحرک ہو جاتا ہے۔ ان کے ہاں محبت، دکھ، محرومی، حسرت اور سماجی نا انصافی جیسے موضوعات صرف بیان کیے جانے کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ انسانی شعور کی تشکیل میں ایک فعال کردار ادا کرتے ہیں۔

"رام لعل کی فنی مہارت کا کمال یہ ہے کہ وہ کرداروں اور واقعات کے ذریعے ایک ایسی دنیا میں لے جاتے ہیں جہاں سب کچھ شناسا اور انوکھا لگتا ہے۔ ہر کردار کے پیچھے ایک نیا تجربہ، ایک نئی سوچ اور ایک نیا دکھ چھپا ہوتا ہے۔ ان کے کردار کہانی کے لوگ نہیں بلکہ ہمارے آس پاس کے لوگ ہیں مگر ان کہانیوں میں ان کرداروں کو ایک ایسی فکری بصیرت دی گئی ہے جو انہیں محض انسانوں سے بڑھ کر عام انسان کی زندگی میں کیے گئے چھوٹے بڑے فیصلے، محرومیاں اور تعلقات کی پیچیدگیاں بڑے گہرے کرب اور ہوش میں ڈھل سکتی ہیں۔ یہ حقیقت نگاری رام لعل کی کہانیوں کو سادہ مگر اثر انگیز بناتی ہے۔" (6)

ان کے افسانوں کا انداز بیان سادہ مگر وہ سادگی دراصل ایک گہرا طرز اظہار ہے جس کے نیچے گہرے مفہیم اور زندگی کے تلخ سچے چھپے ہوتے ہیں۔ وہ انسان کو اس کی اپنی زندگی، اس کے سماج اور اس کے رویوں کے آئینے میں جھانکنے پر مجبور کرتے ہیں۔ رام لعل کے افسانے صرف سماجی حالات کی عکاسی نہیں کرتے بلکہ ایک فکری عمل کو متحرک کرتے ہیں۔ قاری کو اپنے احساسات اور تجربات کا سامنا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہی پہلو ان کی تحریر کو صرف ادب نہیں بلکہ ایک فکری عمل بنا دیتا ہے۔

رام لعل کے افسانوں میں انسانی نفسیات کی نہایت باریک اور حقیقت پسندانہ ترجمانی کی گئی ہے۔ وہ کرداروں کے جذباتی اتار چڑھاؤ، احساس کتری، خوف، خواہشات اور ذہنی الجھنوں کو اس خوبی سے بیان کرتے ہیں جو ان میں گہرائی پیدا کرتی ہے۔ ان کے افسانے محض واقعاتی بیان نہیں ہوتے بلکہ انسانی شعور کے تہہ در تہہ گوشوں میں اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "ناگلوں والی بوٹی" اور "آواز خستہ" جیسے افسانوں میں کرداروں کی نفسیاتی حالت اس قدر واضح ہوتی ہے کہ قاری خود کو ان کرداروں کے جذبات سے الگ نہیں کر پاتا۔

رام لعل کا کمال یہ ہے کہ وہ کرداروں سے ہمدردی پیدا کرتے ہیں مگر قاری کو صرف دکھ نہیں دکھاتے بلکہ دکھ کی اصل کیفیت کو محسوس کراتے ہیں۔

"طبقاتی کشمکش ان کے ہاں محض اقتصادی مسئلہ نہیں بلکہ ایک مکمل انسانی تجربہ کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ رام لعل غربت کو محض افلاس یا وسائل کی کمی کے طور پر نہیں دکھاتے بلکہ اسے انسانی زندگی کی ذلت، محرومی اور بے بسی کے ایک علامتی اظہار میں بدل دیتے ہیں جو دل پر نقش چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کے کردار اپنے حالات سے مجبور ہو کر جھکتے بھی ہیں لیکن اندر ہی اندر وہ ایک ایسی چنگاری لیے ہوتے ہیں جو معاشرتی نا انصافی کے خلاف احتجاج کا استعارہ بن جاتی ہے۔ ان کی کہانیوں میں امیر و غریب کی تفریق صرف مالی سطح پر نہیں بلکہ رویوں، زبان، مواقع اور عزت نفس کے فرق میں بھی سامنے آتی ہے جو پورے سماجی ڈھانچے کی خرابی کو بے نقاب کرتی ہے۔" (7)

رام لعل نے متوسط طبقے کے مسائل کو جس شدت اور ایمانداری سے پیش کیا ہے وہ اردو افسانے کی تاریخ میں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان کے کردار عموماً عام لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کے معمولی مسائل میں ایک غیر معمولی دکھ اور گہرائی چھپی ہوتی ہے۔ وہ دکھاتے ہیں کہ یہ طبقہ نہ تو مکمل خوشحال ہے نہ مکمل غریب۔ اسے ہر وقت معاشی، سماجی اور ثقافتی دباؤ کا سامنا رہتا ہے۔ اس طبقے کی زندگی خواہش اور مجبوری کے درمیان معلق ہے۔ رام لعل نے ان کرداروں کے ذریعے ہمیں یہ باور کرایا کہ اصل زندگی انہی گلیوں، انہی چروں، انہی محرومیوں اور انہی خوابوں میں چھپی ہوئی ہے۔ ان کی تحریروں ہمیں بتاتی ہیں کہ زندگی صرف کامیابی کی داستان نہیں بلکہ ہر اس فرد کی جدوجہد ہے جو حالات سے لڑ کر زندہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

رام لعل کے افسانوں میں طبقاتی فرق ایک مستقل موضوع کے طور پر ابھرتا ہے۔ وہ اسے محض شکایت یا احتجاج کے انداز میں پیش نہیں کرتے بلکہ ایک عمیق فکری پس منظر کے ساتھ اس کی جڑوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے کردار محض غریب یا امیر ہونے کی نمائندگی نہیں کرتے بلکہ وہ سماج کے مختلف زاویوں سے تعلق رکھنے والے انسانوں کی داخلی پیچیدگیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایک معمولی مزدور ہو یا گھر کی نوکرانی، رام لعل انہیں ایک مکمل شخصیت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو صرف مادی مسائل کا شکار نہیں بلکہ جذباتی، ذہنی اور اخلاقی تکلیف میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی محرومیاں صرف پیسوں کی کمی سے نہیں بلکہ انسان ہونے کے حق کی عدم فراہمی سے جڑی ہوتی ہیں۔ رام لعل ان محرومیوں کو شعور کی سطح پر لے جا کر دل میں سوالات جگاتے ہیں۔

"مرکزی کرداروں کی جدوجہد عام سی دکھائی دینے والی زندگیوں کے اندر چھپی ہوئی غیر معمولی کہانیوں کو سامنے لاتے ہیں۔ ان کا روزمرہ کی تکلیفوں سے الجھنا، چھوٹی چھوٹی خوشیوں پر قناعت کرنا اور بڑی محرومیوں کے باوجود جینا ان افسانوں کو صرف کہانی نہیں بلکہ انسانی مزاحمت کا استعارہ بنا دیتا ہے۔ رام لعل کا یہ فنی کمال ہے کہ وہ بظاہر غیر اہم کردار کو اتنی گہرائی اور وسعت عطا کرتے ہیں کہ انسان اس سے رشہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ ان کی تحریروں میں کرداروں کی ہر حرکت، ہر سوچ، ہر خاموشی اپنے اندر ایک دنیا سمونے ہوتی ہے۔ ان کرداروں کے ذریعے رام لعل نے سماجی ڈھانچوں، رشتوں کی نزاکت اور انسانی بے بسی کو اس طرح پیش کیا ہے کہ کہانی پڑھنے کے بعد پڑھنے والا دیر تک سوچتا رہتا ہے۔" (8)

نفسیاتی سطح پر رام لعل کے افسانے محض ایک خارجی بیانیہ پیش نہیں کرتے بلکہ کردار کے باطن میں اتار دیتے ہیں۔ کرداروں کے جذباتی اضطراب، ان کے خوف، الجھن اور اندرونی ٹوٹ پھوٹ کو اس ہنر سے بیان کیا گیا ہے کہ ہر پڑھنے والا خود کو ان کے ساتھ جڑا ہوا محسوس کرتا ہے۔ ایک ماں کے کرب، ایک بیوی کی بے بسی، ایک بیٹے کی خاموش بغاوت یا ایک مزدور کی خاموشی سب کچھ اتنی شدت کے ساتھ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ سب کچھ اپنی ذات کا حصہ ہو۔ رام لعل انسانی شعور کے ان پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں جو عام طور پر ادب میں یا تو نظر انداز کر دیے جاتے ہیں یا سطحی طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں انسانی احساسات کی ایسی پیر تیسر تھکتی ہیں جنہیں سمجھنے کے لیے صرف ذہن ہی نہیں بلکہ دل کی آمادگی بھی ضروری ہے۔ یہی پہلو رام لعل کو اردو افسانے کا وہ فنکار بناتا ہے جو دل کی دھڑکنوں کو لفظوں میں ڈھالنے کا ہنر جانتا ہے۔

رام لعل کے اسلوب میں جو سادگی ہے وہ محض زبان کی نہیں بلکہ اسلوب اظہار کی ایک شعوری تکنیک ہے جسے وہ اپنی بات براہ راست اور مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے جملے چھوٹے ضرور ہوتے ہیں لیکن ان میں معنوی گہرائی اور جذباتی شدت اس انداز سے موجود ہوتی ہے کہ وہ ذہن پر دیر پا نقش چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ مشکل الفاظ یا غیر ضروری تشبیہات سے گریز کرتے ہیں اور زندگی کے عام مناظر اور تجربات کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ وہ غیر معمولی بن جاتے ہیں۔ یہی اسلوب ان کے افسانوں کو ایک ایسا قالب عطا کرتا ہے جس میں سادگی اور فلسفہ دونوں یکجا ہو جاتے ہیں۔

"رام لعل کی کہانیوں میں پلاٹ کی پیچیدگی سے زیادہ کرداروں کے اندرونی تضادات اور نفسیاتی تکلیف کو اہمیت حاصل ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ وہ سادہ سے واقعات کے ذریعے پیچیدہ جذبات کو ظاہر کرتے ہیں اور ان جذبات کی تہوں میں انسان کو لے جاتے ہیں۔ انان کے کردار عام زندگی سے لیے گئے ہوتے ہیں۔ ان کی داخلی زندگی میں ایسی گہرائیاں ہوتی ہیں جو معاشرتی حقیقتوں کا عکس پیش کرتی ہیں۔ مثلاً ایک بیوی کی خاموش اذیت، ایک شوہر کی لاچارگی یا ایک مزدور کی خاموش جدوجہد۔ رام لعل ان سب کو چند جملوں میں اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ ان کے پیچھے چھپی مکمل دنیا سامنے آ جاتی ہے۔ یہی گہرائی ان کے اسلوب کا مرکزی وصف ہے۔" (9)

ان کے بیانیے میں ایک خاص قسم کی فطری روانی ہے جو کہانی کو بہاؤ دیتی ہے۔ مکالمے حقیقت سے قریب تر ہوتے ہیں اور کرداروں کی زبان میں ہی بیان ہوتے ہیں جس سے کہانی میں صداقت کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ رام لعل کی تحریروں میں کسی فلسفے کی تبلیغ نہیں بلکہ وہ زندگی کے سچ کو سادہ مگر پُر اثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔ وہ اپنے اسلوب میں غیر محسوس طریقے سے سوچنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان کا اسلوب نہ تو خطیبانہ ہے نہ جذباتی بلکہ ایک غیر جانبدار مبصر کی مانند ہے جو خاموشی سے زندگی کے مناظر دکھاتا ہے اور اس کے مفہوم تک پہنچنے کا موقع دیتا ہے۔ یہی خصوصیت ان کے افسانوں کو بار بار پڑھنے کے قابل بناتی ہے۔

رام لعل کے افسانوں میں جو تہذیبی شعور نمایاں ہوتا ہے وہ محض موضوعات کی سطح پر محدود نہیں بلکہ اسلوب، کردار سازی اور فضا بندی میں بھی جھلکتا ہے۔ ان کی تحریروں میں ایک ایسی دنیا کا سامنا ہوتا ہے جو سادہ اور عام نظر آتی ہے۔ اس کے اندر انسانی احساسات، کرب اور ناہمواری معاشرتی ڈھانچوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ وہ روزمرہ زندگی کے عام کرداروں میں غیر معمولی جذبات اور پیچیدہ نفسیات کی عکاسی کرتے ہیں اور یہی خوبی ان کے فن کو باقی افسانہ نگاروں سے ممتاز بناتی ہے۔ ان کے ہاں سماجی سچائیوں کی پیشکش میں کوئی تصنع یا مبالغہ نہیں ہوتا بلکہ ایک ایسا فطری بہاؤ ہوتا ہے جو افسانے کو حقیقت کا آئینہ بنا دیتا ہے۔

"افسانہ" بند آنکھوں کا سفر "اس کی واضح مثال ہے جہاں ایک بظاہر معمولی واقعے میں ایک گہرے فکری عمل کو پرو دیا گیا ہے۔ یہ کہانی نہ صرف ایک انسان کے اندرونی کرب کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اس کی علامتی حیثیت اسے عام زندگی سے بلند کر کے ایک فکری اور فلسفیانہ سطح پر لے آتی ہے۔ اس میں بند آنکھوں سے مراد صرف اندھی بصارت نہیں بلکہ وہ معاشرتی، فکری اور اخلاقی اندھا پن ہے جو انسان کو حقیقت دیکھنے سے روکتا ہے۔ رام لعل نے اس علامت کو اس خوبصورتی سے استعمال کیا ہے کہ انسان اپنے آپ کو بھی اس داخلی سفر کا حصہ محسوس کرنے لگتا ہے۔" (IO)

رام لعل کے افسانوں کی تخیلاتی فضا ان کے فن کی سب سے بڑی پہچان ہے۔ وہ کہانی کے خارجی ڈھانچے کو سادہ رکھتے ہیں۔ داخلی طور پر اسے ایسی تہوں میں لپیٹ دیتے ہیں جو خود اپنے وجود اور معاشرتی تعلقات کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ ان کا تخیل نہ صرف بیانیہ کو وسعت دیتا ہے بلکہ کرداروں کو ایک علامتی جہت بھی عطا کرتا ہے۔ وہ ہر کہانی میں ایک ایسا سوال چھوڑ جاتے ہیں جو فوری طور پر نہیں بلکہ دیر تک ذہن میں گردش کرتا رہتا ہے۔ یہی خوبی رام لعل کو اردو افسانے میں ایک منفرد اور فکری افسانہ نگار کے طور پر نمایاں کرتی ہے۔

رام لعل کے افسانوں میں دیہی معاشرت کا بیان صرف ماحول کی منظر کشی تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ اس معاشرت کے اندرونی تضادات، روایتی پابندیوں اور فرد کی آزادی کی خواہش کو ایک فکری تناظر میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے ہاں گاؤں کی زندگی سادہ ضرور ہے مگر اس کے اندر ایک پیچیدہ انسانی ڈھانچہ پنہاں ہے جس میں ذات پات کا فرق، جاگیر دارانہ رعب، مردانہ بالادستی اور غربت کی چکی میں پسے والے کردار موجود ہیں۔ رام لعل ان تمام پہلوؤں کو ایک حساس فنکار کی طرح دیکھتے ہیں اور محض دکھ کی تصویر نہیں دیتے بلکہ ان کرداروں کی داخلی کشش، محرومی اور خوابوں کے ٹوٹے کاؤچہ بھی سناتے ہیں۔ وہ انسان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اس سادگی کے پیچھے چھپے کرب کو محسوس کرے۔

ان کی کہانیوں میں دیہاتی خواتین کے کردار بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ کردار صرف روایتی مشرقی عورت کی نمائندگی نہیں کرتے بلکہ وہ دیہات کے سماج کے کچے راستوں پر چلتے ہوئے بھی فکری مضبوطی کا اظہار کرتے ہیں۔ رام لعل نے عورت کو صرف قربانی کی صورت یا بے بسی کا استعارہ نہیں بنایا بلکہ اس کے اندر کے سوالات، خواب، تڑپ اور نافرمانی کو بھی موضوع بنایا۔ وہ ان کرداروں میں خودداری، خاموش احتجاج اور جبر کے خلاف دہی ہوئی بغاوت کو بیان کرتے ہیں۔ ان کا یہ انداز عورت کو ایک جیتا جاگتا شعور عطا کرتا ہے جو دیہی فضا میں سانس لیتے ہوئے بھی اپنی شناخت کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہے۔

رام لعل کے افسانوں میں فطرت کی جو عکاسی ملتی ہے وہ محض ماحول بنانے کے لیے نہیں بلکہ انسانی جذبات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ان کے ہاں فطرت ایک زندہ اور متحرک قوت ہے جو کرداروں کے ساتھ جیتی، روتی اور سوچتی ہے۔ کبھی دھوپ تہائی کا استعارہ بنتی ہے، کبھی بارش امید کی علامت اور کبھی سرسبز کھیتوں میں انسان کی محنت کی گونج سنائی دیتی ہے۔ ان کے بیانے میں فطرت کے یہ عناصر علامتی جہت رکھتے ہیں جو دیہی ماحول کو ایک ایسے فکری کینوس میں ڈھالتے ہیں جس میں زندگی کی گہرائی، انسانی تقدیر اور وقت کے بے رحم بہاؤ کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔ اس حسن ترکیب نے رام لعل کو اردو افسانے میں ایک نمایاں اور منفرد مقام عطا کیا ہے۔

رام لعل نے اپنے افسانوں میں انسانی رشتوں کی نزاکتوں اور پیچیدگیوں کو موضوع بنایا ہے۔ ان کے افسانوں میں خاندان، محبت، دوستی، اور قربانی کے جذبات بہت حقیقی انداز میں ابھرتے ہیں۔ خاص طور پر والدین اور اولاد کے درمیان رشتے کے تضادات کو انہوں نے نہایت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ افسانہ "چور" میں بیٹے کا باپ کے ساتھ رویہ اور اس کی نفسیاتی کشش ایک منفرد انداز میں پیش کی گئی ہے۔

فکری سطح پر رام لعل کی تحریروں میں ایک خاص سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ ان کے ہاں اصلاحی رنگ کے ساتھ حقیقت نگاری کا عنصر نمایاں ہے۔ وہ معاشرے کے ان پہلوؤں کو افسانوی پیرائے میں پیش کرتے ہیں جنہیں عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ان کے افسانے "تاگوں والی بیوی"، "بے آواز گھنٹیاں" اور "دو گھونٹ" جیسے شاہکار انسانی زندگی کے تلخ تجربات، محبت، محرومی اور سماجی ناہمواریوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ رام لعل نے سماج کے نچلے طبقے کی جدوجہد کو موضوع بنا کر سوچنے پر مجبور کیا۔

حوالہ جات

- 1_ ذکیہ رحیم، ڈاکٹر، سماج اور اردو افسانہ، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، لاہور، ۲۰۱۲ء، صفحہ نمبر: ۱۱۲۔ I
- 2_ ڈاکٹر حسنی، معاصر اردو افسانہ، مائی پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۳ء، صفحہ نمبر: ۱۲۸۔ 2
- 3_ طاہرہ علی، ڈاکٹر، منفرد اردو افسانے، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۱۶ء، صفحہ نمبر: ۳۵۔ 3
- 4_ شمیم حنفی، ڈاکٹر، اردو افسانہ، سماجیاتی نظریات اور فکری تحریک، مکتبہ جامعہ، دہلی، ۱۹۹۲ء، صفحہ نمبر: ۱۷۔ 4
- 5_ وقار عظیم، سید، اردو ادب کی داستان، ادبی اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۳ء، صفحہ نمبر: ۲۳۔ 5
- 6_ حسن عسکری، افسانے کی تنقید، میٹشل بک فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۹۸۵ء، صفحہ نمبر: ۱۱۳۔ 6
- 7_ پریم چند، ڈاکٹر، افسانے کی حقیقت، سماجی پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۱ء، صفحہ نمبر: ۱۱۲۔ 7
- 8_ چوہدری علی، اردو ادب کی ترقی پسند تحریک، غم گدا پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۷ء، صفحہ نمبر: ۹۸۔ 8
- 9_ وزیر آغا، ڈاکٹر، اردو ادب میں جدیدیت، متحدہ ترقیاتی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، صفحہ نمبر: ۱۵۲۔ 9
- 10_ شمیم حنفی، ڈاکٹر، اردو افسانہ: جدید رجحانات، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۷ء، صفحہ نمبر: ۴۷۔ 10